REGD NE P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶

شمارہ ۳۱

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر ۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ پیسے

۳ ظہور ۱۳۴۶ ہش	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ	۳ اگست ۱۹۶۷ء

کوپن ہیگن میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی مصروفیات

کوپن ہیگن ۲۰ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کیلئے بروز جمعرات مورخہ ۲۰ جولائی کو شب ۱ بجے ساتھ کوپن ہیگن بذریعہ ٹرین تشریف لائے۔ اسٹیشن پر متعدد ڈینش، نارویجن نومسلم بھائی بہنیں مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک کی قیادت میں موجود تھے۔ حضور نے سب دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن کے چھوٹے لڑکے عزیز بشیر احمد میڈسن نے حضور اقدس کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور لنور احمد صاحب بوستاد کی بچی نے حضور کی بیگم کو پھول پیش کئے۔ حضور نے بچے کو پیار کیا۔ قافلہ میں حضور اقدس کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی ہیں۔ حضور اقدس مع افراد خاندان مسجد کوپن ہیگن کے مشن ہاؤس میں مقیم ہیں۔ ناشتہ وغیرہ کے بعد حضور قریباً ساڑھے تین گھنٹے تک خدام میں رونق افروز رہے اور متعدد امور پر گفتگو فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جس رنگ میں عیسائیت موجود تھی۔ اسکو حضور علیہ السلام کی تحریرات اور دلائل کے زبردست حملے نے بیخ و بن سے اکھیڑ دیا ہے۔ تثلیث اور کفارہ کے مسئلے سے اب عیسائی دنیا بیزار ہو چکی ہے۔ صلیب تو اب عیسائیوں کے دلوں میں ٹوٹ گئی ہے۔ اب

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کا افتتاح عمل میں آگیا

افتتاح امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

تقریب میں یورپ کے مبلغین اسلام، احمدی احباب، غیر ملکی سفراء اور ڈنمارک کے سربرآوردہ حضرات کی شرکت

کوپن ہیگن (ڈنمارک) ۲۱ جولائی۔ یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو آجکل اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں، مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک سوا بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔

آج صبح سے ہی زائرین اور احمدی دوست دور دراز سے افتتاح کی مبارک تقریب میں شامل ہونے کے لئے پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ ٹیلی ویژن والوں نے قبل از وقت ہی بڑے بڑے کیمرے مختلف مقامات پر نصب کر دیئے تھے۔ اخبارات کے نمائندگان بھی کثرت سے موجود تھے۔ یورپ کے جملہ مبلغین کرام کے علاوہ انگلستان۔ سویڈن، ناروے۔ جرمنی۔ سپین، امریکہ۔ سوئٹزرلینڈ کے دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ٹھیک سوا ایک بجے مسجد میں تشریف لائے۔ پہلی اذان ہمارے احمدی ڈینش بھائی عبدالسلام صاحب میڈسن نے دی۔ حضور اقدس نے انگریزی زبان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم میں دنیا میں امن پیدا کرنے اور انسان کا تعلق اس کے مالک حقیقی سے پیدا کرنے کے گر بیان کئے گئے ہیں۔ اور دنیا کے لئے نجات کا ذریعہ صرف اور صرف قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ قرآن ہی ہے۔

خطبہ نماز جمعہ کے بعد افتتاح کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو ہمارے سویڈش احمدی بھائی محمود الاسلام ارکس نے کی۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی آیات ۹۷ تا ۱۰۵ کی تلاوت کی۔ مسجد نمازیوں اور غیر مسلم زائرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ہمارے ناروے کے آنریری مبلغ نور احمد بولستاد نے حضور اقدس کو جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ ان کے بعد سویڈن کے احمدی بھائی محمود سیف الاسلام ارکسن صاحب نے سویڈن کی جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ ان کے بعد ڈنمارک کے آنریری مبلغ عبدالسلام صاحب میڈسن نے ڈینش احمدیوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ آپ نے کہا کہ ڈنمارک کی تاریخ میں یہ نہایت اہم دن ہے جبکہ حضور اقدس بنفس نفیس ڈنمارک کے کفر گڑھ میں مرکز توحید کا افتتاح کرنے کے لئے دور دراز کا سفر طے فرما کر تشریف لائے ہیں۔ اس کیلئے ہم جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ خوش آمدید پر مشتمل مختصر تقاریر کے بعد حضور اقدس نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ برادرم عبدالسلام صاحب میڈسن ڈینش زبان میں کرتے رہے۔ حضور اقدس نے اسلام کے پانچ ارکان پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مسجد خدا کا گھر اور اس کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا ہے جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے اس میں آنا چاہے۔ حضور ایدہ اللہ کی اس تقریر کے دوران شدت جذبات سے اکثر دوستوں کی آنکھیں پرنم تھیں اور سینے ابل رہے تھے۔

خدا تعالیٰ کے کس کس فضل کا شکر ادا کریں۔ ڈنمارک میں جو عیسائیت کا گہوارہ ہے وہاں مسجد کا بننا اور پھر جماعت ڈنمارک کی اتنی عظیم خوش بختی کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ خود اس کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں یہ اتنی بڑی بات ہے کہ جس پر جماعت ڈنمارک کے افراد جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ تقریر کے بعد حضور اقدس نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد السید حسین زین صاحب نے ڈنمارک میں مقیم عربوں کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں عربی زبان میں خوش آمدید کہا۔

اس کارروائی کے اختتام پر حضور پریس کانفرنس کو خطاب فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ جماعت ڈنمارک کے افراد عموماً اور مسٹر و مسز میڈسن اور مس مریم نے دن رات ایک کر کے مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا نہایت اعلیٰ رنگ میں بندوبست کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

جن احمدیوں نے بھی بڑے اخلاص کے ساتھ ہاتھ بٹایا۔ حضور اقدس پریس کانفرنس سے فراغت کے بعد دیر تک خدام میں رونق افروز رہے۔ اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تیسری عالمگیر تباہی کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے دن

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اب قریب آتے جاتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگوں پر اتمام حجت کر دیں اور اسلام کا پیغام ان کو پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ شام کو ساڑھے سات بجے مسجد کے افتتاح کی تقریب کا بھی حال شائع کیا۔

ایک اخبار نے سرخی جمائی ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ڈنمارک میں آ گئے۔ اور اب مسجد کے قیام کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز ڈینش لوگوں تک پہنچے گی افتتاح کی تقریب میں پاکستان کے سفیر۔ ہندوستان کے سفیر اور ترکی کے سفیر نے بھی شرکت کی۔ دیگر معززین میں سے لارڈ میئر اور اس کی کابینہ۔ یونیورسٹی کے پروفیسر اور مستشرق کوپن ہیگن میوزیم کے ڈائریکٹر احمدیت اور اسلام پر تحقیق کرنے والے عیسائی بورڈ کے ممبران۔ ڈینش ایسوسی ایشن اینڈ پریس۔ یونائیٹڈ پریس۔ سویڈش اور ڈینش پریس اور عالمی پریس کے نمائندوں کے علاوہ (ا۔ T۔ و) یعنے عالمی ٹیلی ویژن سمر دس ہنر ڈینش ٹیلی ویژن و ریڈیو اسی طرح تمام فرمیں جن کے اسلامی ملکوں سے تجارتی تعلقات ہیں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اور ان کو حضور ایدہ اللہ نے شرف مصافحہ بھی بخشا۔

سرزمین یورپ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی یہ چھٹی مسجد ہے (جملہ چھ مساجد کی تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جائے) یہ نئی مسجد جماعت کی خواتین کے مخلصانہ چندوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ جس پر قریباً پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہیں۔ اس کی خوبصورت عمارت ایک پُر شکوہ گنبد سے مزین ہے اس کے ساتھ مشن ہاؤس اور ایک لیکچر ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ مسجد بحمد اللہ ڈنمارک میں اسلام کے غیر معمولی چرچے کا باعث ہوئی ہے۔ اور اب وہاں اسلام میں عوام کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے اسے ثمرات حسنہ سے نوازے اس کی وجہ سے ڈنمارک اور پورے سکنڈے نیویا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو کر وہاں کی ہمیارہ روحیں جوق در جوق اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیں۔ حتیٰ کہ وہاں پہ ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے دعاؤں کی تحریک

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا تھا کہ بعض احباب کی خوابوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ سفر سے واپسی میں کسی تکلیف کا امکان ہے احباب جہاں حضور کی فائز المرامی اور کامیاب و کامران مراجعت کے لئے دعا کرتے رہیں وہاں اپنے رب رحیم و قدیر سے ہر تکلیف سے حضور اور حضور کے رفقاء کے مامون و مصئون رہنے کیلئے دعا فرمائیں اور حسب توفیق صدقہ بھی دیں۔ دوستوں پر واضح ہو کہ حضور سفر کے دوران جو خطبات اور تقاریر فرما رہے ہیں ان میں بار بار دعاؤں پر زور دینے کی تاکید احباب جماعت کو فرما رہے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں!

۱- قادیان یکم اگست محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

۲- ۲۸ رجولائی کا جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھایا اور مقامی احباب کو حضور کے دورے سفر یورپ میں کامیاب و فائز المرامی اور بخیریت واپس تشریف لانے کیلئے دعا کی تحریک کے ساتھ بعض ترقی امور کی طرف توجہ دلائی۔

۳- محترم صاحبزادہ صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں البتہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کے سینے میں جو ورم تھا وہ پوری طرح نہیں اُترا علاج جاری ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۴- کل ۲۱ر اگست کو چار مبلغین کرام کا ایک قافلہ زیر قیادت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی علاقہ کشمیر میں تبلیغی و تنظیمی فرائض سرانجام دینے کیلئے سرینگر کے لئے روانہ ہوا محترم مولوی صاحب موصوف کے علاوہ اس قافلہ میں مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نائب امیر وفد مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ مظفر پور اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب فاضل شامل ہیں۔ روانگی سے قبل مسجد اقصیٰ میں اجتماعی دعا ہوئی۔ جو محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے کرائی۔

۵- اسی موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب نے مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کی تازہ اطلاع جو بذریعہ*

*تار موصول ہوئی تھی پڑھ کر سنائی اور اجتماعی دعا میں احباب نے حضور ایدہ اللہ کے سفر کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں کیں۔

۵- آج یکم اگست کو نظارت دعوت تبلیغ کے زیر انتظام مدرسہ احمدیہ کے چار طالب علم وقف عارضی کے تحت قادیان سے جموں کیلئے روانہ ہوئے ان کے گروپ میں عزیز حمید الدین شمس (امیر وفد) نصیر احمد خادم مظفر احمد فضل اور بشارت احمد حیدر شامل ہیں احباب ان کی کامیابی اور شائز المرام کے لئے دعا فرمائیں۔

۶- مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے درد کی تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ربانی صحت پر (نامہ نگار دہلی)

جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ

سرزمینِ یورپ میں تعمیر ہونیوالی مساجد

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاںؓ کی تعمیر کے بعد جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک فرمایا ہے۔ اب سرزمین یورپ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد چھ ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ مساجد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے لندن، ہیگ، ہمبورگ، فرانکفورٹ، زیورک اور کوپن ہیگن میں تعمیر ہوئی ہیں۔ ان مساجد کے سنگِ بنیاد اور افتتاح کی تفصیل درج ذیل ہے:-

۱- مسجد فضل لندن (انگلستان)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں انگلستان تشریف لے جا کر اپنے دستِ مبارک سے اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور ۱۹۲۶ء میں سر عبد القادر مرحوم نے اس کا افتتاح فرمایا۔

۲- مسجد مبارک، ہیگ (ہالینڈ)

یہ مسجد ۱۹۵۵ء میں تعمیر ہوئی۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور تعمیر مکمل ہونے پر آپ ہی نے اس کا افتتاح فرمایا۔

۳- مسجد فضل عمر، ہمبورگ (مغربی جرمنی)

یہ مسجد ۱۹۵۷ء میں تعمیر ہوئی اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۲۲ر جون ۱۹۵۷ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔

۴- مسجد نور، فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)

یہ مسجد ۱۹۵۹ء میں تعمیر ہوئی۔ محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۹ء کو محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔

۵- مسجد محمود، زیورک (سوئٹزرلینڈ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۵ر اگست ۱۹۶۲ء کو اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور ۲۲ر جون ۱۹۶۳ء کو محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔

۶- مسجد نصرت جہاںؓ، کوپن ہیگن (ڈنمارک)

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے ۶ر مئی ۱۹۶۶ء کو اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۶۷ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔

ایک عظیم الشان خبر

فلسطین سے یہودیوں کے دوبارہ نکال دیئے جانے کی قرآنی بشارت

یہود کا موجودہ قبضہ محض عارضی ہے!

جب رحمتِ الٰہی جوش میں آئے گی مسلمان دوبارہ فلسطین میں غالب آ جائیں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

(سورت انبیاء آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸)

فرماتا ہے ہم نے زبور میں کچھ نصائح بیان کرنے کے بعد یہ بات لکھ چھوڑی ہے کہ ارضِ مقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہونگے اس میں عبادت گذار بندوں کے لئے ایک پیغام ہے اور ہم نے تجھ کو سارے دنیا کی طرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بائیبل میں جو یہ پیشگوئی تھی کہ صرف خدا کے نیک بندے ارضِ مقدس میں رہیں گے اس سے کوئی دھوکا نہ کھائے جبکہ بنی اسرائیل اس ملک پر غالب آ جائیں گے۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر کوئی وقفہ پڑا تو پھر خدا کے بندے اس ملک پر غالب آ جائیں گے۔ اس لئے فرماتا ہے کہ عبادت گذار بندوں کے لئے اس میں ایک پیغام ہے یعنی مسلمانوں کو ہوشیار کر دے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر بنی اسرائیل اس پر قابض ہو جائیں گے اس لئے یہاں عابدین کا لفظ داؤد کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال کیا اور بتایا کہ میرے بندوں کو کہدے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اگر کسی وقت تم نے میرے عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔ لیکن مسلمانوں کو چاہیئے کہ پھر عبادت گذار بن جائیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آ جائیں گے۔ اور ان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب زمانوں کے لئے رحمت ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس وقت ختم نہیں ہو جاتا جب بنی اسرائیل فلسطین پر قابض ہوں۔ بلکہ اس کے بعد بھی وہ زمانہ ہے جس کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں۔ پس

مایوس نہیں ہونا چاہیئے

جب دوبارہ رحمتِ الٰہی جوش میں آئے گی مسلمان دوبارہ فلسطین میں غالب آ جائیں گے۔

اس آیت میں زبور کی جس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کا ذکر زبور باب ۳۷ میں آتا ہے

اسی طرح زبور باب ۳۷ آیت ۲۹ میں لکھا ہے:-

"صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ بسیں گے۔"

مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وعدہ ارضِ مقدس کے متعلق بنی اسرائیل سے کیا گیا تھا۔ یہ کوئی غیر مشروط وعدہ نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ نیکی اور تقویٰ اور صلاحیت کی شرط لگائی گئی تھی اور انہیں کھلے طور پر بتا دیا گیا تھا کہ اگر تم نے شرارتوں پر کمر باندھ لی اور بدکرداریوں کو اپنا شیوہ بنا لیا تو یہ ملک تم سے چھین لیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے انہیں انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سرکشی پیدا ہو گی۔ تو

"جیسے تمہارے ساتھ بھلائی کرنے اور تم کو بڑھانے سے خداوند خوشنود ہوا۔ ایسے ہی تم کو فنا کرانے اور ہلاک کر ڈالنے سے خداوند خوشنود ہوگا۔ اور تم اس ملک سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے۔ جہاں تو اس پر قبضہ کرنے کو جا رہا ہے اور خداوند تجھ کو زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قوموں میں پراگندہ کرے گا وہاں تو لکڑی اور پتھر کے اور معبودوں کی جن کو تو یا تیرے باپ دادے جانتے بھی نہیں پرستش کرے گا۔"

(استثنا، باب ۲۸ آیت ۶۳ و ۶۴)

مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو یہ بھی خبر دی کہ

اس عذاب کے بعد

بنی اسرائیل نے اپنے اندر تبدیلی پیدا کی تو ان پر پھر رحم کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

"خداوند تیرا خدا تیری اسیری کو پلٹ کر تجھ پر رحم کرے گا اور پھر کر تجھ کو سب قوموں میں سے جن میں خداوند تیرے خدا نے تجھ کو پراگندہ کیا ہو جمع کرے گا اگر تیرے آوارہ گردہ دنیا کے انتہائی حصوں میں بھی ہوں تو وہاں سے بھی خداوند تیرا خدا تجھ کو جمع کر کے لے آئے گا۔"

(استثنا، باب ۳۰ آیت ۲ و ۴)

گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو یہ خبر دی گئی تھی کہ جب تمہاری شرارتیں بڑھ گئیں تو یہ ملک تم سے چھین لیا جائے گا۔ مگر اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا اور یہ زمین پھر تمہارے سپرد کر دی جائے گی۔ مگر اس کے بعد پھر دوبارہ ایک تباہی کی خبر دی گئی اور بتایا گیا کہ یہود پھر سرکش ہو جائیں گے اور پھر ان پر الٰہی عذاب نازل ہوگا۔ اور وہ اس ملک سے نکال دیئے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی بھی پیشگوئی کی۔ اور فرمایا کہ

"انہوں نے اجنبی معبودوں کے باعث غیرت اور مکروہات سے اُسے غصہ دلایا۔ ...... خداوند نے یہ دیکھ کر اُن سے نفرت کی۔ کیونکہ اُس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اُسے غصہ دلایا (اس جگہ تمام یہودی مردوں اور عورتوں کو خدا تعالیٰ کے بیٹے اور بیٹیاں قرار دیا گیا ہے) تب اُس نے کہا۔ میں اپنا منہ اُن سے چھپا لوں گا اور دیکھوں گا کہ اُن کا انجام کیسا ہوگا کیونکہ وہ گردن کش نسل اور بے وفا اولاد ہیں ...... میں اُن پر آفتوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور اپنے تیروں کو اُن پر ختم کر دوں گا وہ بھوک کے مارے گھل جائیں گے اور شدید حرارت اور سخت ہلاکت کا لقمہ ہو جائیں گے اور میں اُن پر درندوں کے دانت اور زمین پر کے سرکنے والے کیڑوں کا زہر چھوڑ دوں گا۔ باہر وہ تلوار سے مریں گے اور کوٹھڑیوں کے اندر خوف سے جوان مرد اور کنواریاں۔ دودھ پیتے بچے اور پکے بال والے سب بولے ہی ہلاک ہوں گے۔"

(استثنا، باب ۳۲ آیت ۱۹ تا ۲۵)

غرض حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دو تباہیوں کی خبر دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ اس ملک پر تمہارا قبضہ دائمی نہیں ہوگا بلکہ پہلے تمہارا قبضہ ہوگا اور پھر تم نکالے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام کس شان اور عظمت سے پورا ہوا۔ اس کی تفصیل سورۂ بنی اسرائیل کے مطالعہ سے ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۔ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ۔ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۔ یعنی ہم نے تورات میں بنی اسرائیل کو یہ بات کھول کر بتا دی تھی کہ تم یقیناً اس

زمین میں دو دفعہ فساد کرو گے۔ اور یقیناً تم بڑی سرکشی اختیار کرو گے۔ چنانچہ جب ان دو دفعہ کے فسادات میں

پہلی دفعہ

کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے بعض بندوں کو تمہاری سرکوبی کے لئے تم پر کھڑا کر دیا۔ جو سخت جنگجو تھے اور تمہارے گھروں کے اندر جا گھسے اور یہ وعدہ بہرحال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ پھر ہم نے تمہاری طرف دوبارہ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت کو لوٹا دیا۔ اور ہم نے مالوں اور بیٹوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کی اور ہم نے تمہیں جتھے کے لحاظ سے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیا

پھر فرماتا ہے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا۔ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا۔ (بنی اسرائیل ع۱)

جب

دوسری بار والا وعدہ

پورا ہونے کا وقت آ گیا تاکہ وہ دشمن تمہارے منہ خوب کالے کریں اور تمہارے معزز لوگوں سے ناپسندیدہ معاملہ کریں اور اسی طرح مسجد میں داخل ہوں جس طرح وہ اس مسجد میں پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اُسے بالکل تباہ و برباد کر دیں تو ہم نے اس پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا۔ مگر اب بھی کچھ امید نہیں کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ لیکن اگر تم پھر اپنے اس رویہ کی طرف لوٹے تو ہم بھی اپنے عذاب کی طرف لوٹیں گے۔ اور یقیناً ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ

فلسطین کا ملک خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو ملے گا

اور چونکہ پہلے یہود سے یہ وعدہ کیا گیا۔ اس لئے اُن کو یہ ملک ملا۔ مگر ملک دیتے وقت خدا تعالیٰ نے کچھ شرائط بھی عائد کر دیں اور فرمایا کہ کچھ عرصہ کے بعد تمہاری شرارتوں کی وجہ سے ہم یہ ملک تم سے چھین لیں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ۔ جب ان دو بار کے فسادوں میں سے پہلی بار کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم اپنے حکم کے ساتھ ایک قوم کو مقرر کریں گے جو بڑی فوجی طاقت رکھتی ہوگی اور وہ فلسطین کے تمام شہروں میں گھس جائے گی اور تمہاری حکومت کو تباہ کر دے گی۔ مگر ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ کچھ مدت کے بعد یہ ملک ہم تم کو واپس دے دیں گے اور تمہاری طاقت اور قوت کو بحال کر دیں گے۔ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا۔ اور ہم تم کو مال بھی دیں گے اور بیٹے بھی دیں گے اور تمہیں تعداد میں بہت بڑھا دیں گے لیکن پھر ایک وقت کے بعد ہم دوبارہ یہ ملک تم سے چھین لیں گے۔ چنانچہ فرمایا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا۔ جب وہ دوسرا وعدہ پورا ہو جانے کا وقت آئے گا۔ تو اس لئے کہ وہ لوگ جن کو خارجی طور پر ہم یہ ملک دینے والے ہیں وہ تمہارے منہ خوب کالے کریں۔ اور جس طرح پہلی دفعہ انہوں نے تمہاری عبادت گاہ کی بے حرمتی کی تھی اسی طرح اس دفعہ بھی اس کو ذلیل کریں۔ یہ دشمن پھر تمہارے ملک میں جا گھسے گا اور تمہاری عبادت گاہ کو ذلیل کرے گا۔ اور جس علاقہ پر جائے گا تباہی مچاتا چلا جائے گا۔ مگر فرمایا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ بعید نہیں کہ اب بھی تمہارا رب تم پر رحم کر دے یعنی اس کے بعد پھر ہم یہ فیصلہ کریں گے کہ یہ ملک واپس دے دیا جائے مگر یہاں یہ نہیں فرمایا کہ وہ یہودیوں کو دیا جائیگا بلکہ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ

خدا تم پر رحم کرے گا

یعنی اس بدنامی کو دور کر دیگا جو تمہاری دُنیا میں ہوئی۔ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا اور اگر تم اپنی شرارتوں سے پھر بھی باز نہ آئے تو ہم بھی اپنی اسی سنت کی طرف لوٹیں گے اور پھر یہ ملک تم سے چھین لیں گے۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا اور جہنم کو ہم تمہارے لئے قید خانہ بنا دیں گے۔ یعنی پھر تم اس ملک میں واپس نہیں آ سکو گے۔

چنانچہ دیکھو خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ یہ ملک کچھ عرصہ تمہارے پاس رہے گا مگر اس کے بعد چھن جائے گا چنانچہ

بابلی فوجیں

آئیں اور انہوں نے عبادت گاہیں بھی تباہ کیں۔ شہر بھی تباہ کئے۔ اور سارے ملک پر قبضہ کر لیا۔ اور قریباً ڈیڑھ سو سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد وہ حکومت بدل گئی۔ اور پھر یہودی اپنے ملک پر قابض ہو گئے۔

پھر مسیح کے بعد رومی لوگوں نے اس ملک پر حملہ کیا اور اس کو تباہ و برباد کیا اسی طرح مسجد کو تباہ کیا۔ اور اس کے اندر سؤر کی قربانی کی اور اس پر ان کا لمبے عرصہ تک قبضہ رہا لیکن آخر رومی بادشاہ عیسائی ہو گیا۔

اس لئے یہاں نہیں فرمایا تھا کہ پھر ہم تم پر رحم کریں گے یعنی تمہاری وہ بے عزتی دور ہو جائے گی۔ چنانچہ جب رومی بادشاہ عیسائی ہو گیا تو پھر وہ موسیٰ کو بھی ماننے لگ گیا۔ داؤد کو بھی ماننے لگ گیا اسی طرح باقی جس قدر انبیاء تھے ان کو بھی ماننے لگ گیا تھا۔ وہ مسیح کو ماننے والا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی چونکہ موسوی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے عیسائی بادشاہت یہودی نبیوں کا ادب کرتی تھی۔ تورات کا ادب کرتی تھی۔ بلکہ تورات کو بھی اپنی مقدس کتاب سمجھتی تھی۔ گویا خدا کا رحم ہو گیا۔ مگر فرماتا ہے وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا۔ اگر اس کے بعد تم لوگ پھر بگڑے اور شرارتیں کیں تو پھر ہم تمہارے ہاتھ سے یہ بادشاہت نکال دیں گے یعنی پھر مسلمان آ جائیں گے اور اُن کے قبضہ میں یہ ملک چلا جائے گا۔ اور وہ عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ بنیں گے اور تمہارے لئے پھر جہنم پیدا ہو جائے گا۔ جس میں تم ہمیشہ جلتے رہو گے۔

اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس جگہ مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں

۱۔ یہ ملک یہود سے چھین کر ایک اور قوم کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ ملک یہود کو واپس مل جائے گا

۳۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ پھر اُن سے چھین لیا جائے گا

۴۔ اس کے بعد یہ ملک پھر واپس کیا جائے گا مگر یہود کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ بلکہ موسوی سلسلہ کے ماننے والوں یعنی عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا

۵۔ اگر پھر شرارت کی گئی (اب اس میں عیسائی بھی شامل ہو گئے کیونکہ وہ بھی یہودیوں کا ایک گروہ ہیں) تو پھر یہ زمین اُن سے چھین لی جائیگی۔ اور ایک اور قوم کو دے دی جائے گی۔

یعنی مسلمانوں کو مگر اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہو کر اس کی ہتک کریں گے اس لئے کہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے تمام ماتحت انبیاء مقدس تھے مگر ان کی جگہیں بھی مقدس تھیں۔ اس لئے مسلمان اُن کی مسجدوں میں خرابیاں نہیں کر سکتے۔ تھے جو بابلیوں اور رومیوں نے کیں۔

یہ عجیب لطیفہ

اور قوموں کی ناشکری کی مثال ہے کہ بابلیوں نے یہودیوں کے ملک کو تباہ کیا اور اُن کی مسجد کو ذلیل کیا۔ یورپین مصنف کتب میں لکھتے ہیں تو بابلیوں کو کوئی گالی نہیں دیتا۔ کوئی اُن کو بُرا بھلا نہیں کہتا۔ کوئی اُن پر الزام نہیں لگاتا۔ رومیوں نے اس ملک کو لیا اور اس کی مسجد میں خنزیر کی قربانیاں کیں۔ عیسائی رومی تاریخ پر کتابیں لکھتے ہیں۔ گبن نے بھی دی ڈیکلائن اینڈ فال آف رومن ایمپائر The Decline and fall of the (Roman Empire لکھی ہے مگر سب کتابوں کو دیکھ لو۔ وہ کہتے ہیں رومن ایمپائر جیسی ایمپائر کوئی نہیں۔ حالانکہ انہوں نے اُن کی مسجد کو گندہ کیا۔ مگر وہ قوم جس نے اُن کی مسجد کو گندہ نہیں کیا۔ اُس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

فلسطین فتح ہوا۔ اور جس وقت آپ یروشلم گئے تو یروشلم کے پادریوں نے باہر نکل کر شہر کی کنجیاں آپ کے حوالے کیں اور کہا کہ آپ اب ہمارے بادشاہ ہیں۔ آپ مسجد میں آ کر دو نفل پڑھ لیں۔ تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے کہ آپ نے ہمیں مقدس جگہ میں جو آپ کی بھی مقدس جگہ ہے نماز پڑھ لی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہاری مسجد میں اس لئے نماز نہیں پڑھتا کہ میں اُن کا خلیفہ ہوں۔ کل کو یہ مسلمان اس مسجد کو چھین لیں گے اور کہیں گے کہ یہ ہماری مقدس جگہ ہے۔ اس لئے میں باہر ہی نماز پڑھوں گا۔ تاکہ تمہاری مسجد نہ چھینی جائے۔

پس ایک وہ تھے جنہوں نے وہاں خنزیر کی قربانی کی اور یورپ کا منہ اُن کی تعریف کرتے ہوئے خشک ہوتا ہے اور ایک وہ تھا جس نے اُن کی مسجد میں دو نفل پڑھنے سے انکار کیا کہ کہیں مسلمان کسی وقت یہ مسجد نہ چھین لیں۔ اور اس کو رات دن گالیاں دی جاتی ہیں۔ کتنی ناشکر اور بے حیا قوم ہے!

اب مسلمانوں کے پاس فلسطین آجانے کے بعد سوال ہو سکتا ہے کہ یہ ملک یہودیوں کے ہاتھ بھی نہ رہا اور عیسوی سلسلہ کے پاس بھی نہ رہا۔

یہ کیا معمّہ ہے؟

لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ اعتراض نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ بعض دفعہ جب کسی بات پہ جھگڑا ہوتا ہے اور وراثت کے کئی دعوے دار بن جاتے ہیں۔ تو کچھ وارث کہتے ہیں کہ ہم اُن کے وارث ہیں اور اُن کے حق میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے یہی صورت دوسری جگہ واقعہ ہوئی ہے۔ خدا ملک دینے والا تھا۔ خدا کے سامنے مقدمہ پیش ہوا کہ موسیٰ اور داؤد کے وارث یہ مسلمان ہیں یا موسیٰؑ اور داؤد کے وارث یہ یہودی اور عیسائی ہیں۔ تو کورٹ نے ڈگری دی کہ اب موسیٰؑ اور داؤد کے وارث مسلمان ہیں۔ چنانچہ ڈگری سے اُن کو ورثہ مل گیا۔

فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ

پھر آگے چل کر فرماتا ہے کہ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا (بنی اسرائیل ع ۱۲) پھر اس کے بعد ایک اور وقت آئے گا کہ یہودیوں کو دنیا کے اطراف سے اکٹھا کر کے فلسطین میں لا کر بسا دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ وقت اب آیا ہے جبکہ یہودی اس پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔

کراچی اور لاہور میں میں جب بھی گیا ہوں مسلمان مجھ سے پوچھتے رہے ہیں کہ یہ تو خدائی وعدہ تھا کہ یہ سرزمین مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے گی پھر یہودیوں کو کیسے مل گئی۔ میں نے کہا۔ کہاں وعدہ تھا۔ قرآن میں تو لکھا ہے کہ پھر یہودی بسائے جائیں گے۔ کہنے لگے اچھا جی۔ یہ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ میں نے کہا تم قرآن پڑھنے والا کوئی ہے ہی نہیں تم نے سننا کہاں سے ہے؟ میری تفسیر پڑھو تو اس میں لکھا ہوا موجود ہے۔

تو یہ جو وعدہ تھا کہ پھر یہودی ارض کنعان میں آ جائیں گے۔ قرآن میں لکھا ہوا موجود ہے۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۲ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔ جب وہ آخری زمانہ کا وعدہ آئے گا۔ تو پھر ہم تم کو اکٹھا کر کے اس جگہ پر لے آئیں گے۔

اس جگہ

وَعْدُ الْاٰخِرَةِ سے مراد

مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا وعدہ ہے اور بتایا ہے کہ مسلمانوں پر جب یہ عذاب آئے گا اور وہ سرزمین ارض مقدس اُن کے ہاتھ سے نکل جائے گی اس وقت اللہ تعالیٰ پھر یہود کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔

اس جگہ بعض لوگ

اعتراض کرتے ہیں

کہ یہود کے آنے کی وجہ سے اسلام منسوخ ہو گیا۔ گویا اُن کے نزدیک اسلام کے منسوخ ہونے کی یہ علامت ہے کہ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ نے اس پر قبضہ کرنا تھا جب مسلمان وہاں سے نکال دیئے گئے تو معلوم ہوا کہ مسلمان عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ نہیں رہے۔ یہ اعتراض زیادہ تر بہائی قوم کرتی ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ

یہی پیشگوئی تورات میں موجود ہے

یہی پیشگوئی قرآن میں موجود ہے۔ اور اس پیشگوئی کے ہوتے ہوئے اس ملک کو بابلیوں نے سو سال رکھا مگر اس وقت یہودی مذہب بہائیوں کے نزدیک منسوخ نہیں ہوا۔ ٹائٹس کے زمانہ سے لے کر سو دو سو بلکہ تین سو سال تک فلسطین روم کے مشرکوں کے ماتحت رہا۔ وہ عیسائیوں کے قبضہ میں نہیں تھا مسجد میں سور کی قربانی کی جاتی تھی اور پھر بھی یہودیت کو سچا سمجھا جاتا تھا غرض بابلیوں کے آنے اور رومیوں کے عارضی طور پر وہاں آ جانے کا جو سا عرصہ ایک دفعہ ایک سو سال اور دوسری دفعہ تقریباً تین سو سال کا تھا۔ اگر موسیٰؑ اور داؤد علیہ السلام کے پیغام منسوخ ہونے کی علامت قرار نہیں دیا گیا تو اس وقت یہود کا عارضی طور پر قبضہ جب ... ... اسلام کے منسوخ ہونے کی علامت کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ یہ تو اس کے سچا ہونے کی علامت ہے جب اس نے خود یہ پیشگوئی کی ہوئی تھی کہ ایک دفعہ مسلمانوں کو نکالا جائے گا اور یہودی واپس آ جائیں گے۔ تو یہودیوں کا واپس آنا اسلام کے منسوخ ہونے کی علامت نہیں اسلام کے سچا ہونے کی علامت ہے۔ کیونکہ جو کچھ قرآن نے کہا تھا وہ پورا ہو گیا۔ باقی رہا یہ کہ پھر عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھ میں کس طرح رہا؟ سو

اس کا جواب یہ ہے

کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے۔ اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں "عارضی طور پر" تو لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے۔ اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے۔ اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو "یو۔ این۔ او" کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس کی جگہ پر مسلمانوں کو بسائیں۔

دیکھو حدیثوں میں بھی یہ پیشگوئی آتی ہے۔ حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ

فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا

اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا تو وہ پتھر کہے گا۔ کہ اے مسلمان! خدا کے سپاہی میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اس کو مار۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اُس وقت کسی یہودی کا فلسطین میں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ پس اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔ پس عارضی میں اس لئے کہتا ہوں کہ اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کا حکم موجود ہے۔ مستقل طور پر تو فلسطین "عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ" کے ہاتھ میں رہنی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے۔ چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔

اس جگہ پر

ایک اعتراض

کیا جا سکتا ہے اور وہ اعتراض یہ ہے کہ یہاں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ فرمایا ہے اور تم کہتے ہو کہ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ سے مراد آخری زمانہ ہے مگر سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیات میں بھی تو ایک وَعْدُ الْاٰخِرَةِ کا ذکر ہے جس میں رومیوں کے حملہ کا ذکر ہے تو کیوں نہ یہ سمجھا جائے کہ یہ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا رومیوں کے حملہ کے متعلق ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ وہ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اُس صورت میں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ کو عذاب کا قائمقام قرار دیا ہے اور اس صورت میں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ کو انعام کا قائمقام قرار دیا ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ عذاب کی پیشگوئی کو انعام سمجھ لیا جائے۔ اُس جگہ تو فرمایا ہے کہ جب دوسری دفعہ والا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو تم کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اور اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ جب وعدہ الآخرۃ آئے گا تو پھر تم کو لا کے اس ملک میں بسا دیا جائے گا اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ وعدہ الآخرۃ اور ہے اور وہ وعدۃ الآخرۃ اور ہے وہاں وعدۃ الآخرۃ سے مراد ہے موسوی سلسلہ کی پیشگوئی کی آخری کڑی اور یہاں وعدۃ الآخرۃ سے مراد آخری زمانہ یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی پیشگوئی ہے۔ پس یہ الفاظ گو ملتے ہیں۔ لیکن دونوں کی عبارت صاف بتا رہی ہے کہ یہ اور وعدہ ہے اور وہ اور وعدہ ہے۔ وہ وعدہ عذاب کا ہے اور یہ وعدہ انعام کا ہے۔ اور انعام کا قائمقام عذاب کا وعدہ نہیں ہو سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۳۶۵ تا ۳۷۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

• سوئٹزرلینڈ کے اخبار میں حضور کا ذکر • جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین

• ہیگ میں پریس کانفرنس سے خطاب • استقبالیہ میں شرکت • ہالینڈ کے بااثر اخبارات میں تفصیلی ذکر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زیورک سے انٹرلاکن اور برن تشریف لے گئے وہاں پر ایک رات کے قیام کے بعد بخیریت واپس زیورک تشریف لے آئے۔

سوئٹزرلینڈ کے اخبار سورشر نوکال کرونگ (Zurcher Wochen Zeitung) نے حضور کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ یہ اخبار جو ہمیشہ سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا اس نے اس دفعہ خدا کے فضل سے جماعت کا ذکر نہایت عمدہ پیرایہ میں کیا ہے اور یوں حضور کی شخصیت اور خلافت کی برکات کا ایک زندہ نمونہ نظر آیا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۶۷ء میں حضور کی زیورک میں آمد کا ذکر یوں کیا ہے:-

"زیورک میں جماعت احمدیہ کا مشن اب غیر معروف نہیں رہا کیونکہ آج سے چار سال قبل فورشش سٹریٹ پر بالمقابل ریفارمڈ چرچ بالگرسٹ ایک مسجد کا افتتاح کیا گیا جس کے ذریعہ اس ملک میں اسلام کی داغ بیل ڈال دی گئی تھی۔ یہ مسجد صرف جماعت احمدیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ اسلام کے تمام فرقوں کے لئے ہر وقت کھلی رہتی ہے۔ زیورک کے تمام مسلمانوں کو احمدیہ سلسلہ کے پیشوا کی آمد پر بہت خوشی ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے امام پیر کے روز فرینکفورٹ سے پہنچتے ہوئے زیورک کے ہوائی اڈہ کلوٹن پر وارد ہوئے اسی شام زیورک کی مسجد میں ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ منگل کے دن جماعت احمدیہ کے مذہبی پیشوا نے دوپہر کے کھانے کے بعد پریس رپورٹرز سے ملاقات کا شرف بخشا۔ اس شاندار اور پُروقار تقریب میں کثیر تعداد میں مہمان شامل ہوئے جن میں عرب۔ ایران۔ ترکی۔ افریقہ۔ ایشیا کے مسلمانوں کے علاوہ ڈپلومیٹک اور سیاسی حیثیت کے لوگ بھی شامل تھے۔ مثلاً سوئٹزرلینڈ میں غانا اور نائیجیریا کے سفیر اور ایرانی و ترکی سفیروں کے نمائندے۔ خاص طور پر قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یورپین ممالک کے نمائندوں کے علاوہ عراق کے سابق وزیراعظم اور البانیہ کے سابق شاہی خاندان کے افراد بھی شامل تھے۔

مسجد محمود کے امام اور زیورک مشن کے انچارج مشتاق احمد باجوہ نے اپنے مذہبی پیشوا اور جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو کہ اس سلسلہ کے تیسرے خلیفہ ہیں وہ ایک قابلِ عزت اور بااعتماد شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی سفید داڑھی ہے۔ آپ طلائی کلاہ والی سفید پگڑی اور ہندوستانی طرز کے سِلے ہوئے لمبے کوٹ میں ملبوس تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور اور آکسفورڈ سے تعلیمی ڈگریاں حاصل کی ہیں ۱۹۶۵ء میں خلیفہ منتخب ہوئے اس سلسلہ کا مرکز ربوہ (مغربی پاکستان) میں ہے۔ آپ نے "دنیا میں اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اس خطاب میں امن پسندی، مذہبی رواداری اور حقوق العباد کے ادا کرنے پر زور دیا اور قرآن کریم کے حوالوں کے ساتھ دنیا میں عدل و انصاف اور ملکوں کی خارجہ پالیسی کے اصول بیان کئے۔ یہ تقریر اردو زبان میں کی گئی جس کا ترجمہ جرمن زبان میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد بڑے تحمل اور تفصیل کے ساتھ صحافیوں کے سوالات کا جواب نہایت عمدہ انگریزی میں دیا گیا۔

جماعت احمدیہ اسلام میں کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ یہ اسلام میں ایک تجدیدی جماعت ہے اس سلسلہ کے قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ قرآن کی پاک تعلیم کو از سرِ نو اجاگر کیا جائے اور اسلام میں مرورِ زمانہ سے جو غلط رجحانات اور رسومات پیدا ہو گئی ہیں ان کا قلع قمع کیا جائے۔ جماعت احمدیہ اسلام کو اسکی اصل شکل میں پیش کرتی ہے اور اسلام میں کسی قسم کے بگاڑ کو برداشت نہیں کرتی۔ ان کے نظریہ کے مطابق حضرت مسیح خدا کے ایک نبی تھے جس طرح کہ دوسرے انبیاء دنیا میں وقتاً فوقتاً گزرے ہیں۔ مسلمانوں کے نظریہ کے مطابق بانیان مذاہب کا سلسلہ (بشمول ہندوستان بیا بدھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے قبل ایسے ہی نبی ہوئے جس طرح یسوع فلسطین میں مبعوث ہوئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام جو کہ پنجاب کے ایک گاؤں (جس کے متعلق گورداسپور سے ان کو غلط فہمی ہوئی ہے قادیان) کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے نہایت ہی سادہ زندگی بسر کرنے والے انسان تھے آپ صاحبِ الہام شخصیت کے مالک تھے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ایسے ملک میں جہاں عیسائی حکومت کا تسلط تھا اور کثرت سے عیسائی پادری موجود تھے پھر بھی عیسائیوں سے انہوں نے مناظرات جاری رکھے۔ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کے اس دعوے کی تفصیل کے ساتھ آپ کی کتب میں مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ دنیا کے ۳۳ ممالک میں پھیل چکی ہے اس جماعت کو سب سے زیادہ کامیابی افریقہ میں ہوئی مغربی افریقہ [illegible] جنوبی افریقہ میں اس سلسلہ نے ۵۰ کالج اور سکول کھولے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے ہسپتال اور ڈسپنسریاں بھی کھولی جا رہی ہیں۔ نائیجیریا کے سفیر الحاج دے کولو "Alhaji Alade Kolo" جو کہ مکہ معظمہ میں حج کر کے آئے ہیں۔ انہوں نے بڑے پُر زور الفاظ میں کہا کہ جماعتِ احمدیہ دوسری تمام مذہبی جماعتوں کے مقابلہ میں ان کے (نائیجیریا) ملک میں تبلیغی اور اصلاحی کوششوں میں پیش پیش ہے۔

قومی امور کے وزیر کارل کیٹیرر (Karl Kettrer) جو کہ سوئٹزرلینڈ میں ترکی کے پیشہ وروں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں اور ترکی سوس سوسائٹی کی مجلس استقبالیہ کے چیئرمین ہیں نے اس استقبالیہ میں نمایاں طور پر کام کیا۔ اس استقبالیہ میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر ایڈورڈ شوائزر بھی مدعو تھے۔ یہ استقبالیہ مذہبی رواداری کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھی۔ کیونکہ اس میں روحانی اور مذہبی برتری کے خیالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مختلف مذاہب کے لوگ شامل تھے اور حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اور ایک دوسرے پر یقین اور بھروسہ قائم کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

سوئٹزرلینڈ ملک کے جنرل ڈائریکٹر مسٹر ارنسٹ۔ جی رینگ (Ernest G. Rank) جو کہ ڈنمارک کے اعزازی قونصل ہیں انہوں نے اپنی حکومت کی نمائندگی

کرتے ہوئے امام صاحب کو خوش آمدید کہا۔ مرزا ناصر احمد سلسلہ احمدیہ میں یورپ کی چھٹی مسجد کا کوپن ہیگن میں ۲۱ر جولائی کو افتتاح فرمائیں گے۔"

برلن میں قیام کے دوران بھی حضور کے اعزاز میں ایک دعوت کا انتظام کیا گیا ہے جس میں کئی ملکوں کے سفراء شامل ہوں گے۔ حضور نے از راہِ کرم یہ دعوت قبول کر لی ہے۔

حضور کی شخصیت کا جو اثر وہاں کے لوگوں پر ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے یوں بیان کیا ہے کہ

"حضور کی شخصیت کی کشش اور جذب اور اثر کا کیا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کے مبارک ہونٹوں سے ایسی ایسی باتیں کہلوائی ہیں جو دلوں پر گہرا اثر چھوڑنے اور مسحور کرنے والی تھیں۔ ان کوششوں کے ساتھ ساتھ حضور دن رات دعائیں بھی کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کفر اور انکار کی اس فضاء میں ایمان و یقین کی خوشبودار ہوائیں چلا دے اور امام الطیبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی حکومت قائم ہو اور یہ لوگ جو مادیت میں اعلیٰ درجہ کی ترقیات حاصل کر چکے ہیں روحانیت میں بھی ترقی کریں۔"

ہیگ میں تشریف آوری اور مصروفیات

۱۴ر جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ زیورک سے ہیگ تشریف لے گئے۔ یہ ہالینڈ کا چوتھا بڑا شہر ہے اور حکومت کے دفاتر کے علاوہ بیرونی سفارت خانوں کا مرکز ہونے کی وجہ سے اس ملک میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ہالینڈ میں ہمارے تبلیغی مراکز کا قیام ۱۹۴۷ء میں ہوا۔ یہاں آجکل مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں جماعت کی طرف سے ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا۔ یہ ترجمہ ہالینڈ اور ڈچ زبان بولنے والوں میں بہت مقبول ہوا۔ اس کی اشاعت کے موقعہ پر متعدد ڈچ اخبارات نے مقالہ جات تحریر کئے۔ ۱۹۵۵ء میں ہیگ کی مسجد تعمیر ہوئی جو کہ اس شہر کا ہمارا واحد اسلامی مرکز ہے اس مسجد کا ذکر جب وہاں کے اخبارات میں شائع ہوا تو ایک کثیر الاشاعت اخبار نے مسجد کی تصویر شائع کر کے لکھا کہ یہ مسجد قاہرہ یا کراچی کی نہیں بلکہ ہیگ کی ہے۔ نیز لکھا کہ

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا۔ ایک دفعہ نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین کے حاکم ہو گئے تھے اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولہویں صدی عیسوی میں حملہ کیا اور وہ وائنا تک پہنچ گئے تھے۔ لیکن اب کے جو حملہ یورپ میں کیا گیا ہے وہ روحانی ہے اور دلوں پر حملہ ہے ظاہری حملہ نہیں۔ کیا عیسائیت میں روحانی طاقت ہے؟"

اس خوش قسمت سرزمین کے لئے یہ دوسرا موقعہ ہے کہ جب خدا کے ایک خلیفہ نے اسے اپنے قدموں سے نوازا۔ اس سے قبل ۱۹۵۵ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہٗ وہاں تشریف لے گئے تھے

۱۴ر جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہیگ کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے اپنے اس خطبہ میں اس مضمون کا ذکر فرمایا کہ صفاتِ الٰہی جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول اور اس کی رضاء کی جنت میں داخل ہونے میں ہمارے لئے ممد ہوتی ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے کھانا تناول فرمایا اور جماعت احمدیہ ہالینڈ کو بھی حضور کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

پریس کانفرنس سے حضور کا خطاب

سہ پہر کو پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ احباب کو یہ خیال تھا کہ چونکہ مقامی اخبارات یہودیوں کے زیر اثر ہیں اور یہودی سرمایہ دار ہر قسم کا دباؤ حکومت پر بھی ڈال رہے ہیں۔ اس لئے پریس کے نمائندے اسرائیل اور عربوں کے متعلق ضرور سوال کریں گے۔ لیکن حضور نے آغاز ہی میں ان سوالات کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے برجستہ اور مسکت جواب دیئے کہ کسی نمائندہ کو دوبارہ اس قسم کے سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی بلکہ نہایت ادب کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کانفرنس میں اخبارات کے جو نمائندے شامل تھے ان میں سے بعض اخبارات کے نام یہ ہیں:-

(1) NET VADAR LAND
(2) HANGSCH COUROT
(3) HEG VRYE VOLK
(4) ALG HANDELS OLAD
(5) BINNIN LAF
(6) A.N.P. (مرکزی نیوز ایجنسی)
(7) RADIO NEDER LAND
(8) TROUW

ہالینڈ کے تقریباً سب اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندگان اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ ریڈیو کے عملہ کی ایک جماعت نے بھی شرکت کی اور اسی روز شام کے ریڈیو پروگرام میں وہ حصہ نشر کیا جو انہوں نے ریکارڈ کیا تھا۔

استقبالیہ میں حضور کی شرکت

۱۵ر جولائی کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے علاوہ شہر کے متعدد معززین شامل ہوئے ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:-

(۱) پروفیسر PYPEN (پائی پن) یہاں کے مشہور مستشرق ہیں جو کہ ایمسٹرڈم سے تشریف لائے تھے۔
(۲) پروفیسر THYSSEN. ڈائرکٹر آف دی انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سٹڈیز
(۳) مسٹر ف خاں صاحب (یورپ میں صوفی تحریک کے لیڈر)
(۴) مسٹر لائیڈن (انچارج مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ)
(۵) مسٹر بلوس (ہالینڈ میں بدھوں کے لیڈر)
(۶) MR. Father Coulay (کیتھولک)
(۷) مسٹر یحییٰ پوتھو (قونصلر آف انڈونیشین ایمبیسی)
(۸) ہالینڈ میں حکومت کویت کا نمائندہ
(۹) مسٹر اکتو دان (ہالینڈ میں رہنے والے دس ہزار ترکوں کے امام)
(۱۰) مسٹر لمن او لونگ (ایک انڈونیشین لیڈر)
(۱۱) MR. EACHIC HEITH (ہیگ سنٹرل چرچ کے پادری)
(۱۲) مسٹر محمود ہینزن (ہالینڈ رسیکرٹری ڈچ ٹرک ایسوسی ایشن)
(۱۳) رجسٹرار صاحب عالمی عدالت

ان کے علاوہ ۴۰ نمائندگان پریس اور ریڈیو نے بھی شرکت کی۔

۱۶ر جولائی کی صبح کو حضور ہالینڈ کے بعض قدرتی مناظر دیکھنے تشریف لے گئے۔ حضور نے (HOUGEVUUR SCHIE) ہوٹل میں مع خدام کھانا تناول فرمایا۔ اس ہوٹل کی عمارت کسی پرانے ڈیوک کا محل ہے۔ یہ بہت ہی پرانی عمارت ہے۔ اس عمارت کے باہر خوبصورت باغ ہے۔ جسے فواروں سے سجایا گیا ہے اس باغ کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ گویا شاہانِ مغلیہ میں سے کسی نے تیار کروایا ہے۔

حضور مع خدام PANARAMA دیکھنے بھی تشریف لے گئے یہاں پر ایک تصویر ملاحظہ فرمائی جو اس رنگ میں تیار کی گئی ہے کہ تصویر معلوم نہیں دیتی بلکہ اسے دیکھ کر حقیقت کا احساس ہوتا ہے۔ اس علاقہ میں پرانی ڈچ تہذیب کے آثار مکانات جہاز اور مچھلی پکڑنے کے جال دور دور تک بکھرے نظر آتے ہیں۔

۱۶ر جولائی کو نماز ظہر کے بعد حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے اراکین شہر کے معززین اور اکابرین کے علاوہ ڈچ نیوگنی کے دوست بھی شامل ہوئے جنہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ڈچ نیوگنی بھی تشریف لائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا ارادہ تو ساری دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کا ہے اگر موقع ملا تو ان شاء اللہ آئیں گے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اب تو خدا کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں اسلام کے غلبہ اور تازگی کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

ہالینڈ میں حضور کے قیام کے دوران وہاں کی جماعت نے بہت محبت اور محنت سے دن رات کام کیا۔ اور خصوصیت سے عبدالعزیز صاحب ناصر احمد صاحب، مسٹر ویبر (MR. WEBER) مسٹر حمید اور محمود ربانی صاحب قابل ذکر ہیں۔

ہیگ سے حضور کا محبت بھرا سلام

ہیگ سے حضور نے تمام احباب جماعت اور بہنوں کو محبت بھرے سلام کا تحفہ بھجوایا ہے

گو حضور دن رات کے سفر، استقبالیہ تقاریب میں تقاریر اور انفرادی ملاقاتوں کے سلسلے میں مصروف رہے اور نیند کا وقت بھی کم ملا۔ پھر بھی خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے الحمدللہ

ہالینڈ پریس میں حضور کی آمد کا وسیع چرچا

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ حضور جہاں جہاں بھی تشریف لے گئے وہاں کے اخباروں نے اس بات کا نمایاں ذکر کیا ہے کہ حضور کی شخصیت بہت ہی جاذب اور پرکشش ہے۔ اور پھر ملنے والا آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان اخبارات کا یہ تاثر اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ خدا کا سایہ اپنے خلیفہ پر ہوتا ہے اور اس کی خاص تائید اور نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رہتی ہے۔

ہالینڈ کا اخبار الجمین ہاندلس بلد (ALGEMEEN HANDELSBLAD) اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۷ء میں حضور کی تصویر دیتے ہوئے یہ سرخی جماتا ہے کہ "خلیفۃ المسیح الثالث مسجد ہیگ میں ایک پرکشش شخصیت"

یہ اخبار اس سرخی کے نیچے لکھتا ہے کہ:۔

"کل شام اوسٹ ڈاوُن لان پر واقع مسجد مبارک میں ایک پُر رونق استقبالیہ دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے امام کی ہیگ میں آمد اس تقریب کا باعث ہوئی جس اتفاق سے ان کی آمد ایسے وقت پر ہوئی ہے جبکہ نیدرلینڈ احمدیہ مسلم جماعت کے قیام کو پورے بیس سال ہو چکے ہیں۔ جس طرح آپ کے پیشرو (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نور اللہ مرقدہ۔ ناقل) نے ۱۹۵۵ء میں ہیگ کی مسجد کا افتتاح کیا تھا اسی طرح آپ ۲۱ر جولائی کو کوپن ہیگن میں جماعت کی چھٹی یورپین مسجد کا افتتاح کریں گے۔

سفید پگڑی اور سفید بھرپور ڈاڑھی کے علاوہ جو آپ کے چہرہ پر سجی ہوئی تھی آپ کے چہرہ پر اطمینان کی جھلک نمایاں تھی اور نگاہوں میں بچوں کی سی معصومیت تھی۔

ان کا یقین ہے کہ اسلام ہی امن کا علمبردار ہے اور احمدیت اس زمانے کے لئے اللہ کا پیغام ہے اور ان کے نزدیک مغرب کی نجات کا ایک ہی راستہ ہے کہ یا تو وہ اسلام قبول کریں ورنہ وہ تباہ ہو جائیں گے یہ درست ہے کہ انسان جنگوں، ایٹم بم اور سائنس کے بل بوتے پر بہت کچھ کر سکتا ہے مگر ان طاقتوں سے انسان کے دل کی کیفیت کو نہیں بدلا جا سکتا۔

ہالینڈ کا ایک اور اخبار "ہیت فرائی فالک" (HET VRIJE VOLK) اپنی اشاعت ۱۵ر جولائی ۶۷ء میں حضور کی تصویر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"اس ہفتہ ہیگ کو ایک معزز مذہبی لیڈر کی مہمان نوازی کا موقع ملا گزشتہ روز شام کو مسجد مبارک میں جو اوسٹ ڈاوُن لان پر واقع ہے امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لائے۔ احمدیہ جماعت واحد تبلیغی تحریک ہے جس نے دنیا بھر میں اپنے مشن قائم کر رکھے ہیں اور اسلام کے پرچار کے لئے مبلغین کو اکناف عالم میں بھیجنے کا انتظام کرتی ہے ہیگ کا مشن بھی ان میں سے ایک ہے۔ اس جماعت کے ۵۸ سالہ باریش لیڈر کل شام یہاں پر اپنے ممبروں کی ملاقات کے لئے تشریف لائے گزشتہ شام کو نماز کا خاص اہتمام کیا گیا۔ اور آج شام نیدرلینڈ میں رہنے والے احمدیوں کی طرف سے مسجد مبارک میں ایک استقبالیہ تقریب بھی منعقد ہو رہی ہے۔

ہالینڈ کا ایک اور اخبار "ماسکو کورانت" (MAASCHE COURANT) حضور کی تصویر شائع کرتے ہوئے اپنی اشاعت ۱۵ر جولائی میں لکھتا ہے کہ:۔

"۵۷ سالہ باریش حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث آج ہمارے ملک میں آئے۔ آپ اپنے دادا بانیٔ جماعت احمدیہ کے جنہوں نے دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی کی تھی جانشین ہیں۔ آپ بین الاقوامی جماعت کے کام کو مزید وسعت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ شام ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا میں یقین رکھتا ہوں کہ اسلام ہی مستقبل کا مذہب ہو گا۔ اور اگر مغربی اقوام خدا کی طرف توجہ نہیں دیں گی تو تباہ و برباد ہو جائیں گی۔"

ہالینڈ کا ایک اور اخبار ہیت فادر لینڈ (HET VADERLAND) اپنی ۱۵ر جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:۔

"اسلام میں جماعت احمدیہ کے ۵۷ سالہ لیڈر حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث زیورک سے ہوتے ہوئے سخپ ہال کے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ آپ احمدیہ جماعت کے بانی کے پوتے ہیں اور گزشتہ سال جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ ہیگ مسجد کے امام نے آپ کو ہوائی اڈہ پر خوش آمدید کہا گزشتہ روز آپ نے ہیگ کی مسجد میں جماعت کے ممبران اور دیگر ہمدردانِ اسلام سے تعارف حاصل کیا۔ آپ کی نیدرلینڈ میں بیس سال سے قائم مشن میں آمد خاص اہمیت رکھتی ہے اسلام کے اس لیڈر کا قیام ہالینڈ میں صرف چند روز کے لئے ہو گا۔ کل وہ ہمبرگ پرواز کریں گے اور اگلے ہفتہ جمعہ کے روز کوپن ہیگن میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کریں گے جو اس ملک میں سب سے پہلی ہو گی۔

احمدیہ جماعت ۱۸۸۹ء سے قائم ہے۔ اسلام میں یہ واحد تبلیغی جماعت ہے۔ مغربی یورپ اور امریکہ کے بیشتر علاقوں میں ان کے مشن و مساجد قائم ہیں اور خاص طور پر مشرقی اور مغربی افریقہ میں اس جماعت کی سرگرمیاں آج کل عروج پر ہیں۔

۱۹۴۷ء میں اس جماعت کا پہلا مبلغ پاکستان سے ہالینڈ پہنچا۔ اس نے اپنی توجہ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو رفع کرنے پر مبذول کی اور اس طرح دنیا کے دو بڑے مذاہب اسلام اور عیسائیت کو قریب لانے کی کوشش کی۔ ۱۹۵۵ء میں اس جماعت کے ذریعہ نیدرلینڈ میں سب سے پہلی مسجد تعمیر ہوئی تھی۔

اسلام کے اس لیڈر کو یقین ہے کہ مستقبل میں اسلام کے قدم مضبوط ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کو ایک بہت بڑی تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا اور اس کے بعد اسلام کو وہاں غیر معمولی وسعت حاصل ہو گی۔

احمدیہ جماعت کا سب سے بڑا پیغام دنیا کیلئے یہ ہے کہ انسان کو اپنے خالق سے زندہ تعلق قائم کرلینا چاہیئے۔ اس تعلق کے بغیر زندگی کسی صورت سے ممکن نہیں ہو سکتی۔

خدا کے فضل سے جس طرح ہالینڈ کے پریس میں حضور کی آمد کا نمایاں طور پر چرچا ہوا ہے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے دل کھول دے اور اس ملک میں حضور کی آمد سے اسلام و احمدیت کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ جلد ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

احباب حضور کے اس سفر کی کامیابی اور بخیرو عافیت مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں سہ

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

(الفضل ۲۲ جولائی صفحہ ۲۹)

درخواست دعا

علاقہ بہار میں بارش ہونے کے بعد اب پھر بارش نہ ہونے کی اطلاعات آرہی ہیں۔ کئی سال سے یہ علاقہ خصوصیت سے خشک سالی کی زد میں آرہا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس علاقے میں اپنے فضل سے بارانِ رحمت نازل فرمائے۔ اور اپنی مخلوق پر رحم کرے جو اس وقت تکالیف میں ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ
قادیان

بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

۴ افراد کا قبول احمدیت

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل انچارج مبلغ علاقہ بہار

بھاگل پور | موسٰی بنی مائنز سے خاکسار ۲۲ر جون کو بھاگلپور پہنچا۔ مکرم ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس صدر جماعت کے دولتکدہ پر قیام کیا۔ احباب کرام سے ملاقات کی۔ اور سورہ بنی اسرائیل کے موضوع پر خطبہ جمعہ دیا۔ اور اسرائیل کے تازہ حملہ اور عربوں کی شکست کا پس منظر اس سورہ کی روشنی میں بتایا اور عربوں کی کامیابی کے لئے تحریک دعا کی۔

۲۴ر کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مستورات اور بچوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ نظام خلافت کی صداقت و اطاعت، مالی تحریکات کی اہمیت و ضرورت۔ صبر و تحمل کی افادیت اور ایمانیات کی تشریح پر خاکسار نے تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

انفرادی طور پر بعض غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ بھاگلپور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلند و بالا گنبدوں والی ایک عظیم الشان دو منزلہ مسجد ہے جس کے سامنے بر لب سڑک مسجد کی پانچ دکانیں ہیں جن میں سے دو تعمیر ہو کر کرایہ پر اٹھ چکی ہیں اور باقی زیر تعمیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو جلد ان کی تکمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

ایک برکت | گذشتہ سال جب صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ صوبہ بہار کے دورہ پر تشریف لائے تھے اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے مع خاندان مقدسہ بھاگلپور میں محترم ڈاکٹر صاحب کے مکان پر ہی قیام فرمایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اس موقعہ پر بہت خوش اور مسرور دکھائی دیتے تھے کہ اس مقدس خاندان کی مہمان نوازی کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس وقت آپ کے پاس گاڑی نہیں تھی۔ ایک دوسرے غیر احمدی ڈاکٹر سے نئی ایمبیسڈر کار مانگ کر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کو اس پر سوار کر کے بھاگلپور شہر دکھلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کا اخلاص کچھ اس طرح پسند آیا کہ آج وہی گاڑی آپ کے دروازہ پر کھڑی ہے گاڑی کے مالک کو بعد میں کوئی ضرورت پیش آگئی انہوں نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس اسے فروخت کر دیا۔ اور اسی گاڑی پر محترم ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو برہ پورہ پہنچا دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

برہ پورہ | ۲۴ر کی شام سے ۲۵ر جون کی صبح تک خاکسار نے برہ پورہ میں قیام کیا۔ تبلیغی و تربیتی گفتگو حسب دستور ٹھیک ٹھاک جاری رہی۔ برہ پورہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک پختہ اور اچھی مسجد احمدیہ موجود ہے۔ مکرم ابو الظاہر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل جنہوں نے گذشتہ سال نہایت اخلاص کے ساتھ مرکزی وفد اور دوسرے احمدیوں کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی تھی امسال انہوں نے ایک آٹا مشین لگائی ہے اس کے لئے بھی دعا کی۔ اسی طرح مکرم سید صدر الدین صاحب اور سید فیروز الدین صاحب نے ایک بہت اچھا پختہ مکان تعمیر کروایا ہے جو قریب الاختتام ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

برہ پورہ میں ایک گریجوایٹ نوجوان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نو مبائع کو استقامت عطا فرماوے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔ جماعت کے علاوہ ضعیف العمر مکرم محمد ابراہیم صاحب مختار کمزور اور بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

پیغامیت | صوبہ بہار میں برہ پورہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں آزادی سے قبل اور بعد پیغامیت کا کافی اثر تھا پیغام صلح بھی باقاعدہ آتا رہا لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں پیغامیت کا نام و نشان بھی نہیں ہے بلکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک روحانی ٹیم یہاں تیار ہو چکی ہے جو اپنے عقائد کی مضبوطی، اپنی قربانیوں اور جدوجہد دعاؤں کے نتیجہ میں ایک انقلاب برپا کرنے کی فکر میں ہے مکرم سید صدر الدین صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ مکرم بابو ناصر صاحب بی اے مکرم سید فیروز الدین صاحب بی۔ ایس سی مکرم حسن محمد صاحب ایم۔ اے مکرم ابو الطاہر صاحب وکیل اور بعض دوسرے تعلیم یافتہ احمدی نوجوان اس ٹیم کے سرگرم ممبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو بیش از بیش روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے آمین۔

کچھ عرصہ ہوا جناب صمد صاحب ریٹائرڈ جج نے جماعت احمدیہ بہار کے خلاف غلط بیانیوں کا ایک پلندہ پیغام صلح میں شائع کیا تھا جس کی مسکت اور مفصل تردید خاکسار نے "بدر" میں شائع کروا دی تھی۔ ان غلط بیانیوں میں سے ایک یہ تھی کہ بہار اور بالخصوص بھاگلپور کے احمدی بے روک ٹوک غیر احمدیوں سے اپنی لڑکیوں کی شادیاں کر رہے ہیں۔ خاکسار نے اس جھوٹ پر صمد صاحب کو چیلنج بھی کیا تھا۔ جس کے سامنے وہ بالکل خاموش ہو گئے ہیں۔ بھاگلپور پہنچنے پر ایک ضرب المثل سامنے آگئی کہ دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گذشتہ سال خود صمد صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی ایک کٹر مخالف احمدیت بھاگلپور کے ایک گدی نشین خاندان میں کر دی ہے جو احمدیہ بلڈنگس بھاگلپور سے قریب ہی ہے۔ پیغامی حضرات جماعت احمدیہ کو پیر پرستی اور گدی نشینی کا طعنہ بھی دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام خلافت قائم ہے شاید جناب صمد صاحب کو اس کا عملی جواب ملا ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور بات بھی ہے جسے ہم ضبط تحریر میں لانا مناسب نہیں سمجھتے۔ ان سب باتوں پر غور کر کے جناب صمد صاحب کو ہمارا ہمدردانہ مشورہ دیا ہے کہ وہ بہت استغفار کریں۔

> طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود

"پیغام صلح" ۲۴ر جون کے شمارہ میں پھر ہندوستان کی شمالی اور مشرقی ریاستوں سے پیغامیوں کا موجود ہونا بتایا گیا ہے۔ اور کشمیر و حیدرآباد کے علاوہ ان ریاستوں میں سے صرف صوبہ بہار کا نام ہی لکھا ہے کہ یہاں بعض ہی پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ یہاں صرف دو پیغامی ہیں۔ جن میں سے ایک پیغامی کی اولاد اپنے والد کی نافرمان ہے۔ اور دوسرے پیغامی یہی صمد صاحب ہیں۔ جن کی اولاد لاہوری احمدی ہی نہیں بلکہ غیر احمدی بتائی جاتی ہے اور یہ دونوں بعض ہی بزرگ اس قدر ضعیف العمر ہیں۔ کہ ان لوگوں کا گھر سے نکل کر ادھر ادھر جانا بھی مشکل ہے۔ ایسے حالات میں پیغام صلح میں بار بار پیغامیت کے لئے صوبہ بہار کا نام آنا محض پروپیگنڈہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

خانپور ملکی | ۲۶ر کو خاکسار خانپور ملکی پہنچ گیا۔ یہاں کے صدر جماعت مکرم سید عاشق حسین صاحب اس علاقہ میں ایک مشہور و معروف آدمی اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے بزرگ ہیں۔ گذشتہ سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ خاندان جب بہار کا دورہ کر رہا تھا تو دیہات کی وجہ سے خانپور ملکی پروگرام میں نہیں تھا لیکن یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس مقدس خاندان کے افراد بہار میں تشریف لائیں اور خانپور ملکی میں نہ پہنچیں چنانچہ جناب سید صاحب نے نہایت اصرار کے ساتھ مقدس خاندان کو اپنے ہاں بلایا اور احسن طور پر مہمان نوازی کے فرائض انجام دیئے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہاں سے کچھ دور "بلنر" میں آپ کے صاحبزادہ سید مسعود عالم صاحب بی۔ ڈی۔ او کے معزز عہدہ پر فائز ہیں۔ جہاں ایک نہایت خوبصورت اور اچھا ڈیم گورنمنٹ نے تعمیر کیا ہے ایک روز جناب عالم صاحب کی جیپ سے ہم لوگ وہاں بھی پہنچے۔ بڑی پر فضا جگہ ہے اور یہاں سے مونگھیر اور بھاگلپور کے کچھ علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے دو نہریں نکلتی ہیں۔ گذشتہ سال خانپور ملکی کی فصل اسی ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بچا لی تھی

۲۹ر جون کو غازی پور میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا جس کی مفصل رپورٹ الگ "بدر" میں شائع ہو چکی ہے۔ ۳۰ر جون کو مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی خطبہ جمعہ دیا اور اسی روز بھاگلپور پہنچ گیا۔

بکھوڑا | بکھوڑا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی اور پُر جوش جماعت قائم ہوئی ہے۔ مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہت پہلے یہاں بسلسلہ ملازمت کچھ عرصہ مقیم رہے تھے اسی زمانہ میں یہاں احمدیت کا چرچا اور مخالفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بالآخر آپ کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے شیخ عبد الحمید صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ مخالفت کا سلسلہ جاری رہا۔ اور اسی سلسلہ میں خاکسار پہلی مرتبہ جب بکھوڑا پہنچا تھا تو یہ ایک ہی احمدی تھے بعدہٗ مکرم محمد حنیف صاحب بی۔ اے

مرحوم مع اہلیہ کے احمدی ہو گئے اور بڑے پُر جوش احمدی ہوئے۔

ایام الصلح مکرم عبد المجید صاحب کے چھوٹے بھائی شیخ قربان علی صاحب نے بتایا کہ میں نے ابھی تک احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ البتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف پڑھنے کا موقعہ ملا کرتا تھا۔ حنیف مرحوم ایک لمبے عرصہ سے دل کے مریض تھے اور مطالعہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ میرے دوست بھی تھے اس لئے ہم دونوں اکٹھا بیٹھ کر مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اور اس پر غور و فکر بھی۔ شروع میں حنیف مرحوم صاحب سخت مخالف تھے۔ اور ہمیشہ اعتراض کیا کرتے تھے لیکن کتب کا مطالعہ جاری رہتا تھا۔ ایک روز ہم لوگ حضرت اقدس کی تصنیف لطیف ایام الصلح پڑھ رہے تھے جب مطالعہ ختم ہوا تو فرمایا کہ اب تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایام الصلح ہیں۔ اور بیعت کر لی۔ آپ ایک مہلک مرض میں مبتلا تھے اس کے باوجود آپ نے تھوڑے عرصہ میں ہی تقریر و تحریر کے ذریعے جہاں جہاں آپ کی رشتہ داری یا واقفیت تھی واضح طور پر احمدیت کا پیغام پہنچا دیا۔ اور اپنی اہلیہ کو نصیحت کی کہ اگر جان بھی جانے لگے تو میرے بعد احمدیت سے انکار نہ کرنا۔ چنانچہ آپ کی اہلیہ صاحبہ اسی پر عمل پیرا ہیں۔ اور ماہانہ چندہ بھی بیوگی کی حالت میں ادا کر رہی ہیں۔ مرحوم کا ایک ہی بیٹا ہے جو برسرِ روزگار ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرحوم دل کا اپریشن کرانے کی غرض سے جب مدراس جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک روز کلکتہ میں قیام کیا کلکتہ کی جماعت کے خلوص، اخوت اور حسن سلوک سے اس قدر متاثر ہوئے کہ مرحوم نے مجھے اس خلوص کی تفصیل پر مشتمل ایک چٹھی لکھی اور یہ بھی لکھا کہ اب مجھے اپنی موت کا کوئی غم نہیں ہے کیونکہ میں نے احمدیت کی اخوت کا ایک ایسا نظارہ دیکھا ہے جس کی نظیر عالم مشاہدات میں تو در کنار عالم رؤیا میں بھی دورِ حاضرہ میں دیکھی نہیں جا سکتی اسی طرح مدراس کی جماعت کے حسن سلوک سے بھی بہت متاثر ہوئے۔

استاذی المکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے رو ح پرور درس کا بھی اپنی چٹھیوں میں تذکرہ کیا۔ افسوس کہ اپریشن کامیاب نہ ہوا اور آپ دارِ فانی سے

دار البقار کو سدھارے سہ
بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرماوے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

جناب شیخ حنیف صاحب کے بڑے بھائی مکرم عبد الحمید صاحب۔ اور مکرم قربان علی صاحب مع اہل و عیال احمدیت میں پہلے ہی داخل ہو چکے ہیں۔ اس مرتبہ آپ کے ایک چھوٹے بھائی مکرم عبد العزیز صاحب بھی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی ایک زبر دست روحانی فوج بچوڑ میں تیار ہو رہی ہے۔ موصوف کے والد جو ایک نیک دل احمدی ہیں پہلے تو خاکسار سے کچھ کھنچے کھنچے سے رہتے تھے لیکن اس مرتبہ بہت زیادہ دلچسپی خاکسار کی باتوں میں لیتے رہے بلکہ ہر طرح سے تعاون کا یقین دلاتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوڑ کے خوشحال لوگوں میں سے ہیں مکانات زمینیں دکانیں وغیرہ ہیں۔ ابھی ابھی بچوڑ کے بازار میں ان احمدی بھائیوں نے چند عدد ایسی عظیم الشان دکانیں تعمیر کروائی ہیں کہ جن کے مقابلہ کی پورے بازار میں دکانیں نہیں ہیں۔ اور انہی دکانوں میں ہمارا جلسہ بھی ہوا۔

بچوڑ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۱۸ر جولائی بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ بچوڑ کی جانب سے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی نظم مکرم عبد المجید صاحب نے پڑھی اور آپ کی صدارت میں ہی جلسہ بھی منعقد ہوا۔ بعدہٗ دو غیر احمدی نوجوانوں نے بھی دو نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ آخر میں خاکسار نے دو گھنٹہ تک سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اور اختلافی مسائل کو بیان کیا۔ بعدہٗ یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ غیر احمدی اور غیر مسلم کم تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ لیکن لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ اس لئے غیر احمدی بہت بڑی تعداد میں جلسہ گاہ سے کچھ ہٹ کر اطمینان کے ساتھ اجلاس کی کارروائی سماعت فرماتے رہے۔ بالآخر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

انفرادی طور پر بھی بچوڑ کے مذہبی لیڈروں کو تبلیغ کرنے کا اچھا موقعہ مل گیا۔ گذشتہ سال جبکہ مکرم سید فضل احمد صاحب ایس۔ پی دمکا میں تعینات تھے تو اپنے احمدی بھائیوں کی ملاقات کے لئے بچوڑ تشریف لائے جس کا اثر احمدیوں اور غیر احمدیوں پر بھی بہت اچھا پڑا اور اب تک بچوڑ میں اس کا چرچا ہے۔

۱۳ر جولائی کو بچوڑ سے روانہ ہو کر بھاگلپور پہنچا مکرم سید عاشق حسین صاحب اور آپ کے دو صاحبزادے جو کہ دونوں ڈی۔ ایس۔ پی کے عہدوں پر فائز ہیں رہجاگلپور پہنچ گئے تھے۔ اور اس طرح مکرم سید خورشید عالم اور سید مسعود عالم سے بھی ملاقات ہو گئی۔ دوسرے تربیتی امور کے علاوہ بچوں کو وقفِ جدید میں شرکت کی تحریک کی اور یہاں کے احمدی دوستوں نے اس کے لئے اپنے وعدے نوٹ کروا دیئے۔

اورین ۱۴ر جولائی کو اورین پہنچا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صوبہ بہار میں اس وقت واحد صحابی حضرت سید وزارت حسین صاحب ہیں۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی صحت عمر کے اعتبار سے بہت اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین۔ مکرم سید شمس الدین احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ انفرادی طور پر بعض دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور تربیتی گفتگو بھی جاری رہی۔ خاکسار جب اورین پہنچا تو بارش کی سخت قلت تھی۔ بارش کے لئے دعائیں کی گئیں۔ ۱۴ر کی شام سے ۲ کی صبح تک یہاں قیام کیا۔ اس دوران میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین اچھی بارشیں ہو گئیں بارشوں کی وجہ سے کوئی اجلاس عام منعقد نہ ہو سکا۔

مونگھیر ۱۶ر کو خاکسار مونگھیر پہنچا۔ صدر جماعت مکرم سید محمد نعیم احمد صاحب بہت ضعیف ہو گئے ہیں۔ اونچا سنتے بھی ہیں۔ اس لئے یہاں کی جماعت کے نائب صدر جناب سید عبد الجبار صاحب خوب گرمجوشی کے ساتھ جماعتی کام میں حصہ لیتے ہیں مسجد احمدیہ مونگھیر کے قریب سید محمد سلیمان صاحب کے مکان پر قیام رہا۔ احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ بعد نماز عصر خاکسار اور عزیز اختر حسین صاحب بی۔ ایس۔ سی (طالب علم) میر قاسم مرحوم کی یادگار مونگھیر کا قلعہ دیکھنے کے لئے چلے گئے۔ خانقاہ رحمانی مونگھیر کے جامعہ کے طالب علم اجنبی دیکھ کر بڑے تپاک سے ملے۔ تعارف کے ساتھ جامعہ کے نصاب، طلبہ وغیرہ کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔

آخر میں ان لوگوں نے دریافت کیا کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے مابین اختلاف کیا ہے۔ خاکسار نے مختصر طور پر بتایا کہ وفات و حیات مسیح اور ظہور مہدی میں اختلاف ہے۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ قرآن کریم و احادیث نبوی کے مطابق مسیح و مہدی ہونے کا ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں وہ اب دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے اسی پر جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر دوسرے مسلمان خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدِ عنصری آسمان پر تشریف فرما ہیں جو آئندہ کبھی اُتر آئیں گے اور امام مہدی کا الگ ظہور ہوگا۔

ان میں سے ایک نوجوان نے بتایا کہ ہم بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ خاکسار نے جواباً کہا کہ آپ رکھتے ہوں گے لیکن آپ کے جامعہ کے اساتذہ ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے نماز مغرب کا وقت ہو گیا اور گارڈن کی سرسبز گھاس پر ہم لوگ نماز ادا کرنے لگے تو وہ دونوں طالب علم بھی نماز میں شریک ہو گئے۔ اور خاکسار کی اقتدار میں نماز ادا کی۔ دوسرے روز ان لوگوں نے مسجد احمدیہ میں آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن کسی وجہ سے نہ آ سکے۔

۲۱ر جولائی کو مسجد احمدیہ مونگھیر میں خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا جس میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے احمدیت کا درخشاں اور روشن مستقبل بتایا۔ اور بتایا کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی وہ مقدس جماعت ہے جس کے قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید و نصرت شاملِ حال ہے۔ اور مایوسی اس کے قریب بھی پھٹکنے نہیں پاتی۔

بعد نماز جمعہ احباب جماعت کی ایک میٹنگ ہوئی کہ تبلیغی اجلاس کہاں منعقد ہو فیصلہ بھی ہو گیا کہ یہ اجلاس مکرم عبد السلام صاحب کے مکان پر ہوگا۔ مگر بارش کے سبب اسے عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہوئی ہے۔ اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں کہ :-

" جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا "

گویا تین ماہ تک چندے نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے۔ کہ وہ سلسلۂ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایا دار ہو۔ ایسا شخص اپنے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہری طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کٹ جائے۔ تو یہ امر اس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہو۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقویٰ اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

" میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا "

پس حضور کے اس ارشاد سے بھی واضح ہے کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے "ذمہ دارئ بیعت" کو بھلا دیتے ہیں۔ ان کو وہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکے گا۔ بلکہ یہی مال اس کے لئے عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔ گو یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ طوعی چندہ جات کی تحریکات بھی ہیں۔ اور یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے۔

پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

" تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیزی والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے والے ہوں گے "

مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر احباب کرام اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری توجہ اور کوشش سے کام لیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ میرے خسر پارٹ دخان پولیس میں کام کرتے ہیں۔ حال ہی میں ان پر ایک مقدمہ ہو گیا ہے۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ وہ ایک مخلص احمدی ہیں۔

خاکسار شیخ یحییٰ اسمٰعیل از جمشید پور

اسّی فیصدی بچے جماعت میں ایسے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

" اسّی فیصدی بچے جماعت میں ایسے ہیں کہ جو اتنی ذمہ داری کو نہیں سمجھ رہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی ماں باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا اور کی جنت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے۔ لیکن آپ کے بچے اس جنت کے دروازے سے دھتکارے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں "۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

عہدیداران مال متوجہ ہوں

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کے تقریباً نو ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن تا حال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات چندہ تحریک جدید موصول نہیں ہوئے۔ اور اکثر احباب نے اپنے وعدوں کی ادائیگی نہیں کی۔ عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی جماعتوں کا پوری طرح سے جائزہ لیں۔ اور کوشش کریں کہ سو فیصدی احباب اس بابرکت مالی جہاد میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ آپ سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

(بقیہ مدینۃ المسیح) دوست ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب کی بیٹی عزیزہ منصورہ بیگم جو امرتسر ہسپتال سے اب واپس گھر آ گئی ہیں کمزوری بہت ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

کی کہ اسے گذشتہ جمعہ سے ... خوب کھل کر ... برسا اس کے بعد بھی گاہے گاہے بوندا باندی رہی اور حیدرآباد کی طرح یہ مطلع ابر آلود رہا شام کے وقت کبھی کبھی ہوا چلنے سے کچھ حبس ہو جاتا رہا۔

درخواست دعا۔ خاکسار عنقریب ... ۵ ستمبر ... امتحان دے رہا ہے احباب ... دعا ...

امرتسر ٹرک کے حادثہ میں مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب کی اچانک وفات

قادیان ۲ر اگست۔ آج رات پونے دس بجے امرتسر سے بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام سکول قادیان جو ان دنوں امرتسر ہسپتال میں داخل مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کی تیمارداری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے ٹرک کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس ناگہانی خبر سے محلہ احمدیہ میں افسوس کی لہر دوڑ گئی۔ فوراً ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت مکرم چوہدری مبارک علی صاحب اور مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل نیز چوہدری منور علی صاحب (جو ماسٹر صاحب کے داماد بھی ہیں) فوری طور پر بذریعہ کار امرتسر روانہ ہو گئے۔ لیکن تاخیر ہو جانے کے سبب ہسپتال سے لاش نہ مل سکی کیونکہ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ حادثہ اور وفات کل گیارہ بجے ہوئی اور قادیان میں اطلاع دیر سے ملی۔

مکرم ماسٹر صاحب مرحوم موضع راکھ ضلع ہمیرپور یو۔پی کے رہنے والے تھے ۱۹۵۵ء میں اپنے آبائی وطن سے ہجرت کر کے مع اہل و عیال قادیان آ گئے۔ تعلیم الاسلام سکول قادیان میں بطور ٹیچر ملازم ہو گئے۔ نیک، محنتی، خوش مزاج ذمہ داری کا احساس رکھنے والے کارکن اور مخلص احمدی تھے۔ ہر تنگی ترشی میں ہمیشہ صبر و رضا کا پہلو غالب رہا۔ مرحوم کی دو لڑکیاں قادیان میں ہی دو درویشوں مکرم مستری منظور احمد صاحب اور مکرم چوہدری منور علی صاحب فوٹوگرافر سے بیاہی ہوئی ہیں۔ بڑا لڑکا یوپی (؟) اور ایک پاکستان میں ہے جو دماغی عارضہ کا بیمار ہے باقی دو لڑکے دو لڑکیاں غیر شادی شدہ اپنی والدہ کے ساتھ قادیان میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس ناگہانی صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم ماسٹر صاحب کو مغفرت فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ ادارہ بدر ماسٹر صاحب کی اس غمناک وفات پر آپ کے جملہ متعلقین کے ساتھ تعزیت کرتا اور سب کے حق میں دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور اُن کے زخمی دلوں پر رحمت کا پھاہا رکھے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

خبریں

قاہرہ۔ ۳۰ر جولائی عرب جمہوریہ کے ایک ترجمان نے آج کہا کہ جب تک اسرائیلی فوج عرب علاقوں کو خالی نہ کرے گی عرب جمہوریہ نہر کو نہیں کھولے گا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اسرائیل اور عرب جمہوریہ کو خطوط ارسال کئے ہیں۔ جن میں انہوں نے کہا ہے کہ وہ کم سے کم ایک ماہ تک نہر سویز میں کوئی جہاز نہ چلائیں۔

واشنگٹن ۳۱ر جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کل ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں کہا کہ امریکہ جلد ہی اسرائیل اور مغرب نواز عرب ممالک کو پھر سے ہتھیاروں کی سپلائی شروع کرنے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ جبکہ اسرائیل اور عربوں کی جنگ کے دوران امریکہ نے ان ممالک کو اسلحہ کی سپلائی بند کر دی تھی۔ مسٹر رسک نے مزید کہا کہ روس مصر اور سیریا کو جنگ میں ہوا ان کا نقصان پورا کرنے کی غرض سے بھاری مقدار میں ہوائی جہاز و دیگر زمینی اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ ماضی میں امریکہ یہ محسوس کرتا رہا ہے کہ وہ روس کو یہ اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ وہ مڈل ایسٹ میں اپنے اتحادی ممالک کو مسلح کرے لیکن اسرائیل کے ساتھ جنگ میں مصر اور سیریا کو اسلحہ وغیرہ کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ اس کی روشنی میں یہ خیال کرنا درست نہیں کہ وہ اس مڈل ایسٹ کی صورت حال کو جوں کا توں رہنے کی اجازت دے گا۔ جبکہ اسرائیل نے عرب ممالک کا بیشتر اسلحہ تباہ کر دیا ہے۔ نیز اسلحہ کے بھاری ذخیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

(بقیہ صفحہ اول) وقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین اور افراد ایک زبردست عزم کے ساتھ عیسائیت کی لڑکھڑاتی دیوار کو مسمار کر دیں تا اسلام کی بنیاد رکھی جا سکے اور تمام یورپ جلد از جلد حقیقی امن اور سکون یعنے اسلام کی آغوش میں آ جائے۔

حضور اقدس نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یورپ میں ہر مشن کا فرض ہے کہ وہ لاکھوں کی تعداد میں اس مضمون پر پمفلٹ تیار کر کے تقسیم کریں کہ مسجد کے دروازے ہر کسی کے لئے کھلے ہیں اور جو بھی آنا چاہے اس کے لئے اس بارہ کی مکمل آزادی ہے اسی قسم کے پمفلٹ میں عقائد کی بحث نہ ہو صرف عوام کو دعوت ہو کہ مسجد آئیں دیکھیں اور ایسا کرنے کی کوئی پابندی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرے اس دورہ کے نتیجہ میں یورپین اقوام پر اتمام حجت ہو گئی ہے۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ، ہیگ وغیرہ اخبارات نے حضور کی اس تنبیہہ کو بھی جلی حروف میں شائع کیا کہ اگر یورپ نے جلد خدا تعالیٰ سے صلح نہ کی تو ان کی تباہی کے دن قریب ہیں۔

بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ ۱۰)

تاہم جماعت نے ایک نئے عزم و جوش کا مظاہرہ کیا اور موسم برسات کے بعد ایک وسیع پیمانہ پر مونگھیر میں اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ مونگھیر اس اعتبار سے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ صوبہ بہار میں سب سے زیادہ مخالفت مونگھیر کے مولوی محمد علی صاحب بانی دیوبند فون خانقاہ رحمانی مونگھیر نے کی تھی۔

مونگھیر سے رات ۸ بجے روانہ ہو کر خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت تمام ۱۸ر جولائی کو صبح چھ بجے مظفرپور واپس پہنچ گیا۔ مظفرپور میں محترم ڈاکٹر صاحب صدر جماعت اور دوسرے احمدی افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مظفرپور واپس پہنچنے کے بعد ۱۹ر جولائی کو مظفرپور سے چھ میل کے فاصلہ پر جیپ پور بنگرہ کا دورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

قحط: صوبہ بہار میں ان دنوں خطرناک قحط پڑا ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ احمدی بھائیوں کی عموماً حالت بہت اچھی ہے تاہم پورے صوبہ میں چار چھ خاندان ایسے ہیں جو اس سلسلہ میں امداد کے مستحق ہیں۔ دورہ میں بھی ایسے دوستوں کی خبرگیری کے لئے تحریک کرتا رہا ہوں۔ اب بعد یاد دہانی کے طور پر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ مقامی طور پر ایسے لوگوں کی خبرگیری کرنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی اصولی ہدایت ہے کہ کسی جگہ کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔ ظاہر ہے کہ کوئی ایسا احمدی جو بھوک کا شکار ہو وہ خود تو دوستوں کے پاس آ کر نہیں کہے گا کہ میں اور میرے بیوی بچے بھوکے ہیں اس لئے یہ ذمہ داری مقامی احمدیوں پر ہے کہ ایسے لوگوں کے حالات کا جائزہ لیتے رہیں۔ اور حسب موقعہ خاموشی کے ساتھ ان کی امداد فرما دیا کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے حالات میں مرفع الحال اور نادار دونوں طرح کے لوگوں کا امتحان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی پوری پوری توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

شکریہ احباب

بالآخر صوبہ بہار کے جملہ احباب جماعت کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ احباب نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دورہ کے ایام میں خاکسار سے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نظام خلافت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ نوازے۔ ہمارے بیماروں کو شفا دے۔ پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور فرمائے جو احمدی بچے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ انہیں نمایاں کامیابیاں عطا فرمادے۔ اور ہم سب کو بیش از بیش روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

بقیہ: حضور نے فرمایا کہ صبح کی نماز کی ادائیگی میں یہ بات مدنظر رہنی چاہیئے کہ نیند پوری نہیں ہوتی ایک تو صبح اُٹھ کر نماز پڑھنے کے بعد سو جانے کی عادت اگر اختیار کر لی جائے تو مشکل پیش نہیں آ سکتی دوسرے یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص مقرر گھنٹوں تک نیند ضرور پوری کرے بلکہ جیسے جیسے آدمی عادت بنا لیتا ہے اسکے مطابق اس کو آرام مل جاتا ہے۔ نماز ظہر و عصر حضور نے جمع کر کے پڑھائی۔ مسجد کوپن ہیگن کی یہ پہلی باجماعت نماز تھی جو حضور اقدس کی امامت میں پڑھی گئی۔ شام کو حضور مع افراد خاندان کچھ دیر کیلئے کار میں سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ نماز مغرب و عشاء حضور اقدس نے مسجد میں پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور طعام میں رونق افروز ہو گئے اور برادرم بشیر احمد صاحب رفیق چودھری مبلغ انگلستان کو ارشاد فرمایا کہ سکاٹ لینڈ میں مسجد کی تعمیر کیلئے جلد زمین حاصل کی جائے حضور نے یہ بھی فرمایا کہ زمین شہر سے ذرا باہر ہو تو اچھی اور سستی مل جائیگی نیز فرمایا کہ میرے زمانہ تعلیم انگلستان کے دوران انگریز احمدیوں کی تعداد موجودہ تعداد سے زیادہ تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی احمدی تبلیغ کی طرف پوری توجہ نہیں کر رہے حضور نے فرمایا کہ